

رسالہ: 6

سیاہ فام غلام سمیت ۱۲ البحرزات

امیر اہلسنت ابو بکر

مولانا محمد الیاس ابن عطار
قادر علی ضوی مدظلہ



پیشکش کنندہ: دارالاسلام، پتہ: ۱۱-۱۰-۹۰، فون: 4021360

مکتبہ مستنجد حیات، پتہ: ۱۱-۱۰-۹۰، فون: 2314046 - 2305318
FAX: 2301479

Email: maktaba@darulislam.net
www.darulislam.net

مکتبہ الدینیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

سیاہ فام غلام سمیت ۱۲ معجزات

۱ سیاہ فام غلام

صحرائے عرب میں ایک قافلہ اپنی منزل کی طرف رواں دواں تھا۔ اثنائے راہ پانی ختم ہو گیا۔ قافلے والے ہمت پیاس سے بے تاب ہو گئے اور موت اُن کے سروں پر منڈلانے لگی، کہ کرم ہو گیا۔

ناگہانی آں مُغِیْث ہر دو گون مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوا۔ از بہر عَوْن

یعنی اچانک دونوں جہاں کے فریاد رس بیٹھے بیٹھے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کی امداد کے لئے تشریف لے آئے، اہل قافلہ کی جان میں جان آگئی اور سرکارِ نامدار، بے کسوں کے مددگار صلی اللہ علیہ وسلم کو سب نے گھیر لیا۔ اللہ عزوجل کے محبوب دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ”وہ سامنے جو ٹیلہ ہے اس کے پیچھے ایک سیاہ فام حبشی غلام سائڈنی پر سوار گزر رہا ہے، اس کے پاس ایک مشکیزہ ہے۔ اُسے اونٹنی سمیت میرے پاس لے آؤ۔“ چنانچہ کچھ لوگ ٹیلے کے اُس پار پہنچے تو دیکھا کہ واقعی ایک سائڈنی سوار حبشی جا رہا ہے لوگ اس کو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آئے۔ مالک کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس حبشی سے مشکیزہ لے کر اپنا دستِ بابرکت مشکیزے پر پھیرا اور مشکیزے کا منہ کھول دیا اور فرمایا، ”آؤ پیاسو! اپنی پیاس بجھاؤ۔ چنانچہ اہل قافلہ نے خوب سیر ہو کر پانی پیا اور اپنے برتن بھی بھر لئے، وہ حبشی یہ معجزہ دیکھ کر نبیوں کے سرور صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ انور پوچھنے لگا، سرکارِ نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دستِ پُر انوار اُس کے چہرے پر پھیر دیا۔

ہُد سہید آن زنگی زادہ حبش ہنچور بدو روز روشن ہُد ہبش

یعنی اُس حبشی کا سیاہ چہرہ ایسا سفید ہو گیا جیسا کہ چودہویں کا چاند اندھیری رات کو روشن دین کی طرح متور کر دیتا ہے۔ اُس حبشی کی زبان سے کلمہ شہادت جاری ہو گیا اور وہ مسلمان ہو گیا اور یوں اُس کا دل بھی روشن ہو گیا۔ جب مسلمان ہو کر وہ اپنے مالک کے پاس پہنچا تو مالک نے اسے پہچاننے سے انکار کر دیا۔ وہ بولا، میں وہی آپ کا غلام ہوں۔ مالک نے کہا، وہ تو سیاہ فام تھا۔ کہا ٹھیک ہے مگر میں مدنی حضور سر اپا نور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لا چکا ہوں مالک نے جب سارا واقعہ سنا تو وہ بھی مسلمان ہو گیا۔ (منہوی شریف)

جو گدا دیکھو لئے جاتا ہے توڑا نور کا نور کی سرکار ہے کا اس میں توڑا نور کا

۲ ﴿ روشنی بخش چہرہ

حضرت سیدنا انس بن ابی ایاس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، شہنشاہِ عالی و قارصلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار میرے چہرے اور سینے پر اپنا دست پڑا اور پھیر دیا اس کی برکت یہ ظاہر ہوئی کہ میں جب بھی کسی اندھیرے گھر میں داخل ہوتا وہ گھر روشن ہو جاتا۔

(حُجَّةُ اللہِ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ)

تاریکی گور سے بچانا اے شمعِ جمالِ مصطفائی صلی اللہ علیہ وسلم

سراپانور کی روشنی

میٹھے میٹھے اسلام بھائیو! جب سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کسی کے چہرے اور سینے پر دست پڑا نور پھر دیں تو روشنی دینے لگ جائے تو خود حضور سراپا نور صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانیت کا کیا عالم ہوگا! ”دارمی شریف“ میں ہے، حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، ”جب سرکار صلی اللہ علیہ وسلم گفتگو فرماتے ہیں تو دیکھا جاتا گویا حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے اگلے مبارک دانتوں کی مقدس کھڑکیوں سے نور نکل رہا ہے۔“ ”شفاء شریف“ میں ہے جب رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم تبسم فرماتے درود یوار روشن ہو جاتے۔

اب مسکراتے آئے سوئے گنہگار آقا صلی اللہ علیہ وسلم! اندھیری قبر میں عطار آگیا!

۳ ﴿ گمشدہ سوئی

اُمُّ الْمُؤْمِنِیْنَ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، میں خُری کے وقت گھر میں کپڑے سی رہی تھی کہ اچانک سوئی ہاتھ سے گر گئی اور ساتھ ہی چراغ بھی بجھ گیا اتنے میں مدینے کے تاجدار منہج انوار صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں داخل ہوئے اور سارا گھر مدینے کے تاجور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور کے نور سے روشن و منور ہو گیا اور سوئی مل گئی۔ (الْقَوْلُ الْبَدِیع)

سوزن (یعنی سوئی) گمشدہ ملتی ہے تبسم سے حرے شام کو صبح بناتا ہے اُجالا تیرا صلی اللہ علیہ وسلم

۴ ﴿ قوتِ حافظہ عطا فرمادی

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ سے ارشادِ گرامی سُنتا ہوں مگر بھول جاتا ہوں۔ ارشاد فرمایا، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! ”اپنی چادر پھیلاؤ۔“ میں نے پھیلا دی تو مالکِ جنت، قاسمِ نعمت صلی اللہ علیہ وسلم نے دستِ مبارک سے چادر میں کچھ ڈال دیا اور فرمایا، ”اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! اسے اٹھا لو اور سینے سے لگا لو۔“ میں نے حکم کی تعمیل کی، اس کے بعد (میرا حافظہ اس قدر مضبوط ہو گیا کہ) میں کوئی بھی چیز نہیں بھولا۔ (بخاری شریف)

مالکِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم ہیں گو پاس رکھتے ہیں دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

۵ ﴿ دیوار سے ٹیک لگانے کی برکت

سرکارِ نامدار، دو جہاں کے تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم مکرمہ میں کسی مکان کی دیوار سے ٹیک لگا کر اپنے ایک غلام سے گفتگو فرما رہے تھے، وہ مکان ایک کافرہ عورت کا تھا، اس نے بغض و نفرت کے سبب ساری کھڑکیاں بند کر دیں تاکہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک آواز کانوں میں نہ جانے پائے، اُسی وقت سیدنا جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بارگاہِ خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر رب الانام جل جلالہ کا کچھ اس طرح پیغام سنایا، اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم اس مکان کی دیوار کے ساتھ آپ کی پشتِ انور لگ گئی ہے اس لئے میں نہیں چاہتا کہ اس مکان والی اب جہنم کی آگ میں جلے، اس عورت نے اپنے مکان کی کھڑکیوں کو بند کیا ہے مگر میں نے اس کے دل کی کھڑکی کھول دی ہے اور یہ فقط اس کی دیوار سے آپ کی ٹیک لگا کر کھڑے ہونے کی برکت کے سبب ہے۔ اتنے میں وہ عورت بے تاب ہو کر اپنے گھر سے نکلی اور اس کی زبان پر جاری تھا،

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (نُزْهُةُ الْمَجَالِسِ)

نگاہِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں وہ تاثیر دیکھی بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

۶ ﴿ کبوتری اور اُس کے بچے

ایک اعرابی اپنی آستین میں کچھ چھپائے ہوئے بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم حاضر ہو کر عرض گزار ہوا، اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بتادیں کہ میری آستین میں کیا ہے، تو میں مان لوں گا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم واقعی اللہ عزوجل کے سچے نبی ہیں۔ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ”تم ایک جنگل سے گزر رہے تھے تو تم نے ایک درخت پر کبوتر کا گھونسلہ دیکھا، اُس گھونسلے میں کبوتر کے دو بچے تھے تم نے ان دونوں کو پکڑ لیا، ان بچوں کی ماں نے جب یہ دیکھا تو وہ اپنے بچوں پر گری، تم نے اُسے بھی پکڑ لیا۔ تمہاری آستین میں اس وقت وہ کبوتری اور اس کے دو بچے ہیں۔ اعرابی یہ غیب کی خبر سن کر حیران رہ گیا اور فوراً پکار اٹھا،

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (جامع المعجزات)

سر عرش پر ہے تری گزر دلِ فرش پر ہے تری نظر ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پر عیاں نہیں
میٹھے میٹھے اسلام بھائیو! دیکھا آپ نے؟ ایک اعرابی (یعنی دیہات) بھی یہ بات جانتا تھا کہ جو نبی ہو وہ غیب جان لیتا ہے، قرآن پاک کی بے شمار آیاتِ مبارکہ سے سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علمِ غیب کا ثبوت ملتا ہے یہاں صرف ایک آیتِ کریمہ پیش کی جاتی ہے۔ **وما هو علی الغیب بضنین**

ترجمہ: اور یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم غیب بتانے میں بخیل نہیں۔ (پ ۳۰، التکویر، کنز الایمان)

معلوم ہوا کہ اللہ عزوجل کی عطا سے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کو علمِ غیب ہے، اور سرکار صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو غیب کی خبریں بتاتے بھی ہیں،

حضرت سیدنا ائیمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، مجھے میرے والد محترم نے بتایا، میں بیمار ہوا تو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لئے تشریف لائے، دیکھ کر فرمایا، کچھ نہیں ہوتا، لیکن یہ تو بتاؤ تمہاری عمر طویل ہوگی میرے وصال کے بعد تم نابینا ہو جائے گا تو کیا کرو گے؟ یہ سن کر میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں صبر کروں گا، فرمایا، اگر تم ایسا کرو گے تو بغیر حساب کے جنت میں داخل ہو گے۔ (مشکوٰۃ)

سیٹھ سیٹھ اسلام بھائیو! دیکھا آپ نے! اللہ عز وجل کے محبوب دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وسلم اللہ عز وجل کی عطا سے اپنے غلاموں کی عمروں سے بھی باخبر ہیں اور ان کے ساتھ جو کچھ پیش ہونے والا ہے اُسے بھی جانتے ہیں اس روایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جب کوئی مصیبت آئے یا مسلمان معذور ہو جائے تو اُسے صبر کرنا چاہئے۔ ایک حدیث میں یہ مضموم ہے کہ صاحبِ یمن بے حساب و کتاب داخل جنت ہوں گے۔

ملکہ مکرمہ میں ایک تاجر آیا، اُس سے ابو جہل نے مال خرید لیا مگر رقم دینے میں پس و پیش کی۔ وہ شخص پریشان ہو کر اہل قریش کے پاس آ کر بولا، آپ میں سے کوئی ایسا ہے جو مجھ غریب الوطن پر رحم کھائے اور ابو جہل سے میرا حق دلائے، لوگوں نے مسجد کے کونے میں بیٹھے ہوئے ایک صاحب کی طرف اشارہ کر کے کہا، ان سے بات کرو۔ یہ ضرور تمہاری مدد کریں گے ان صاحب کے پاس بھیجنے کا منشا یہ تھا کہ اگر وہ صاحب ابو جہل کے پاس گئے تو وہ ان کی توہین کرے گا اور لوگ اس سے کھڑا آٹھائیں گے۔ مسافر اُن صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر سارا حوالہ سنایا۔ وہ اٹھے اور ابو جہل کے دروازے پر تشریف لائے اور دستک دی، ابو جہل نے اندر سے پوچھا کون ہے؟ جواب ملا، ”محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)“ ابو جہل دروازے سے باہر نکلا اُس کے چہرے پر ہوائیں اُڑ رہی تھیں۔ پوچھا، کیسے آنا ہوا؟ بے کسوں کے فریادِ درس محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کا حق کیوں نہیں دیتا؟ عرض کیا ابھی دیتا ہوں یہ کہہ کر اندر گیا اور رقم لا کر مسافر کے حوالے کر دی اور اندر چلا گیا۔ دیکھنے والوں نے بعد میں پوچھا، ابو جہل! تم نے بہت عجیب کام کیا، بولا، بس کیا کہوں، جب محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا نام لیا تو ایک دم مجھ پر خوف طاری ہو گیا۔ جونہی میں باہر آیا تو ایک دل ہلا دینے والا منظر میری آنکھوں کے سامنے تھا، کیا دیکھتا ہوں کہ ایک دیو پیکر بیل کھڑا ہے، اتنا خوف ناک بیل میں نے کبھی نہیں دیکھا تھا، پُچپ چاپ بات مان لینے ہی میں مجھے عاقبت نظر آئی ورنہ وہ بیل مجھے ہڑپ کر جاتا۔ (خصائص شجرہ)

واللہ عزوجل! وہ سن لیں گے فریاد کو پہنچیں گے اتنا بھی تو ہو کوئی جو ”آہ“ کرے دل سے

۹ شیر آگئے

ہمارے میٹھے میٹھے آقا صلی اللہ علیہ وسلم چوں کہ لوگوں کو نیکی کی دعوت دیا کرتے تھے لہذا کفارِ قریش آپ کے دشمن ہو گئے تھے اور آپ کو طرح طرح سے ایذا کی پہنچاتے تھے، ایک بار شہنشاہِ ابرار صلی اللہ علیہ وسلم وادیِ حُجُون کی طرف تشریف لے گئے۔ موقع پا کر ایک دشمنِ شکر نظر ابن حارث آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کرنے کے ارادے سے آگے بڑھا، بُوْنَمی وہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچا تو ایک دم خوف زدہ ہو کر پلٹا اور سر پر پاؤں رکھ کر شہر کی طرف بھاگ کھڑا ہوا جب ابو جہل نے یہ حالت دیکھی تو ماجرا دُرِ یافت کیا، کہنے لگا ”میں نے آج بارادۂ قتلِ محمدِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا پیچھا کیا تھا جب میں قریب پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ مُنہ کھولے، دانت کچکچاتے ہوئے شیر میری طرف بڑھے چلے آ رہے ہیں، لہذا میں بھاگ کر آیا ہوں، اتنا عظیم الشان معجزہ سن کر بھی بدنصیب ابو جہل بولا، یہ بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جادوئی کارنامہ ہے۔ (معاذ اللہ عزوجل) (خصائصِ نجدی)

اُف رے منکر یہ بڑھا جوشِ تعصبِ آڑ بھید میں ہاتھ سے کمبخت کے ایمان گیا

۱۰ گستاخ کو زمین نے قبول نہ کیا

حضرت سیدنا اُس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ایک کا جب وحی مُرتد ہو کر کتابوں کے مُلک میں یہ کہتا ہوا چل دیا، **مَا يَذُرِّي مُحَمَّدٌ إِلَّا مَا كُتِبَ لَهُ** یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنا ہی علم ہے جتنا لکھا جاتا ہے۔ جب اللہ عزوجل کے محبوب دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان حق ترجمان پر جاری ہوا۔ **إِنَّ الْأَرْضَ لَا تَقْبِلُهُ** یعنی اس کو زمین قبول نہیں کرے گی۔ چنانچہ جب وہ مرا تو اسے اس کے ہم مذہبوں نے دفن کر دیا پھر صبح جا کر دیکھا تو اُس کی لاش باہر پڑی تھی۔ انہوں نے اسے اہلِ مدینہ کا کارنامہ تصور کرتے ہوئے گہرا گڑھا کھود کر پھر دفن کر دیا پھر صبح دیکھا تو لاش باہر پڑی تھی۔ اب کی بار لوگوں نے بہت زیادہ گہرا گڑھا کھود کر اسے دفن کیا پھر صبح کو دیکھا تو لاش باہر پڑی تھی اب وہ سمجھ گئے تو یہ کام کسی انسان کا نہیں ہے بلکہ واقعی زمین ہی اسے قبول نہی کر رہی۔ اب انہوں نے اُسے یوں ہی پڑا چھوڑ دیا۔ حضرت سیدنا ابوطحہ رضی اللہ عنہ کسی کام سے اُن کے ملک گئے اور دیکھا کہ مُردہ زمین پر پڑا ہے تو ان لوگوں سے استفسار فرمایا کیا تم لوگ اپنے مُردوں کو دفن نہیں کرتے۔ تو انہوں نے سارا واقعہ سُنایا۔ (مشکوٰۃ شریف)

نہ اٹھ سکے گا قیامت تلک خدا کی قسم کہ جس کو تُو نے نظر سے گرا کے چھوڑ دیا

میٹھے میٹھے اسلام بھائیو! دیکھا آپ نے! اس بدنصیب نے کائنات کی سب سے بہتری صحبت کی قدر نہ کی اور بدبختی کے سبب مُرتد ہو کر اپنے رحمت والے محسنِ شفیق و مہربان آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے علم شریف پر اعتراض کیا نتیجہ ایسا

تباہ و برباد ہوا کہ اسے زمین نے بھی قبول نہیں کیا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ عز وجل کے محبوب دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وسلم کے علم مبارک پر اعتراض کرنا دونوں جہاں میں باعثِ ہلاکت ہے۔

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا جب نہ خدا عز وجل ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود حکم خداوندی عز وجل ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی بار مردے زندہ کرنا بھی ثابت ہے۔ چنانچہ

۱۱ ﴿والدین کو زندہ کیا﴾

حضرت سیدنا غزوہ بن زبیر رضی اللہ عنہ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں، سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا مانگی، ”یا اللہ عز وجل میرے ماں باپ کو زندہ کر دے“۔ اللہ عز وجل نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا کو شرف قبولیت بخشے ہوئے دونوں کو زندہ کر دیا اور وہ دونوں سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور پھر اپنے اپنے مزارات میں تشریف لے گئے۔
(ذُرْقَانِی عَلَی الْمَوَاجِبِ)

اجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا دُہن بر کے نکلی دُعاے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
اجابت نے جھک کر گلے سے لگایا بڑھی ناز سے جب دُعاے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم ابھی اپنی اتنی جان سپرد ثنا آمنہ رضی اللہ عنہا کے مبارک پیٹ ہی میں تھے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد حضرت سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے دُنیا سے پردہ فرمالیا اور جب سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف ۵ یا ۶ برس کی ہوئی تو والدہ ماجدہ بھی دُنیا سے رخصت ہو گئیں اور سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس سال کی عمر شریف میں اعلانِ نبوت فرمایا۔ اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ معاذ اللہ عز وجل سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین حالتِ کفر میں فوت ہوئے تھے اور عذابِ قہر میں مبتلا تھے لہذا سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کلمہ پڑھا کر مسلمان کیا تاکہ عذاب سے نجات پائیں، ایسا نہیں تھا بلکہ انہوں نے بُت پرستی نہیں کی تھی۔ لہذا عذابِ قبر نہیں تھا، سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنی اُمت میں شامل کرنے کے لئے دوبارہ زندہ فرما کر کلمہ پڑھایا۔
حضرت سیدنا اسماعیل رضی اللہ عنہ تفسیر ”روح البیان“ میں فرماتے ہیں، حضرت سیدنا یونس علی نبیا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام تین دن یا دس دن یا چالیس دن مچھلی کے پیٹ میں رہے، لہذا وہ مچھلی جنت میں جائے گی۔

میٹھے میٹھے اسلام بھائیو! غور فرمائیے! جس مچھلی کے پیٹ میں اللہ عز وجل کے نبی حضرت سیدنا یونس علی نبیا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام چند دن رہیں تو وہ مچھلی جنت میں جائے اور جس بطنِ آمنہ رضی اللہ عنہا میں حضرت یونس علیہ السلام کے آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کئی ماہ تک تشریف فرما رہیں وہ بی بی آمنہ رضی اللہ عنہ معاذ اللہ عز وجل کفر پر دُنیا سے جائیں اور عذابِ قبر میں مبتلا رہیں یہ کیوں کر ہو سکتا ہے! بہر حال سلطانِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین کی حیاتِ طیبہ کا ہر لمحہ تو حید پر گزرا اور قُطعی جنتی ہیں۔ بلکہ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام آباؤ اجداد اہل حق تھے۔

حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ ایک بار سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں حاضر ہوئے تو مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ پر انوار پر بھوک کے آثار دیکھے گھر آ کر زوجہ محترمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا، گھر میں کچھ کھانے کے لئے بھی ہے؟ عرض کیا، گھر میں ایک بکری اور تھوڑے سے بھوکے دانوں کے علاوہ کچھ بھی نہیں۔ بکری ذبح کر دی گئی، بھوکے دانوں میں بھگو کر خریدتار کیا گیا۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے وہ خرید کا برتن اٹھا کر مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ انور میں پیش کر دیا۔ رحمت عالم نے مجھے حکم دیا، ”اے جابر (رضی اللہ عنہ)! جاؤ لوگوں کو بلالو“۔ جب صحابہ کرام علیہم الرضوان حاضر ہو گئے تو ارشاد ہوا، میرے پاس تھوڑے تھوڑے بھیجتے جاؤ۔ چنانچہ صحابہ کرام علیہم الرضوان حاضر ہوتے اور کھانا تناول فرما کر چلے جاتے، جب سب کھانا کھا چکے تو میں نے دیکھا کہ برتن میں پہلے جتنا کھانا تھا اتنا ہی اب بھی موجود ہے نیز سرکار عالی وقار صلی اللہ علیہ وسلم کھانے والوں کو فرما رہے تھے کہ ہڈی مت توڑنا۔ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے سب ہڈیاں جمع کرنے کا حکم فرمایا۔ جب ہڈیاں جمع ہو گئیں تو سرکار کائنات، شاہ موجودات صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک ہڈیوں پر رکھ کر کچھ پڑھا۔ ہڈیوں میں حرکت پیدا ہوئی اور دیکھتے ہی دیکھتے بکری کان جھاڑتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے جابر (رضی اللہ عنہ)! اپنی بکری لے جاؤ، میں بکری لے کر جب گھر آیا تو زوجہ محترمہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا، یہ بکری کہاں سے لائے؟ میں نے جواب دیا، خدا عزوجل کی قسم! یہ وہی بکری ہے جو ہم نے ذبح کی تھی۔ ہمارے پیارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے اللہ عزوجل نے اسے ہمارے لئے زندہ کر دیا ہے۔ (ذرقانی علی التواہب)

اک دل ہمارا کیا ہے آزار اُس کا کتنا تم نے تو چلتے پھرتے مُردے چلا دیئے ہیں

دُرود شریف کے بدلے صہ یا صلعم لکھنا گناہ ہے

حضرت صدر الشریعہ مولانا امجد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ”بہار شریعت“ کے تیسرے حصے میں ”دُرود مختار“ اور ”رَدِّ مختار“ کے حوالے سے فرماتے ہیں، ”جب سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام اقدس لکھے تو دُرود پاک ضرور لکھے کہ بعض علماء کے نزدیک اس وقت دُرود شریف لکھنا واجب ہے۔“ اکثر لوگ آج کل دُرود شریف کے بدلے صلعم، عم، صہ، عد، لکھتے ہیں، یہ ناجائز و سخت حرام ہے۔ یونہی رضی اللہ عنہ کی جگہ ”رضہ“ رحمۃ اللہ علیہ کی جگہ ”رحہ“ لکھتے ہیں یہ بھی نہ چاہئے۔ جن لوگوں کے نام محمد، احمد، علی، حسن، حسین وغیرہ ہوتے ہیں اُن ناموں پر صہ، عد بناتے ہیں، یہ بھی ممنوع ہے کہ اس جگہ یہ شخص مُراد ہے، اس پر دُرود کا اشارہ کیا معنی؟ (بہار شریعت حصہ بحوالہ طُحطاوی وغیرہ)

اللہ تعالیٰ عزوجل کے نام مبارک کے ساتھ بھی عزوجل یا جل جلالہ پورا لکھیں۔ آدھے جیم (ج) پر اکتفا نہ کریں۔ اپنے نام کا حقیقت بھی نہ لکھا کریں مثلاً! محمد بلال ہے تو ”ایم بلال“ نہ لکھیں۔ اسی طرح محمد کے بجائے MD، MOHD اور M بھی نہ لکھیں اسی طرح ”عبد“ کے بجائے ”اے“ بھی نہ لکھیں۔ مثلاً عبد الکریم کو اے۔ کریم نہ لکھا کریں۔